بسمہ سبحانہ وبذ کر ولیہ

قاتل امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

میر مراد علی خان

بعد شہادت امیر المؤ منین علی ابن ابی طالب علیہ السلام چھ مہینے کے بعد امام حسن علیہاالسلام حکومت سے دست برداری کر لی اور اُس کی وجہ صرف مسلمانوں کی مزید خون ریزی سے بچانا تھی چنانچہ جن شرائط پر صلح ہوئی اُن میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ معاویہ کے مرنے کے بعد خلافت (ظاہری) پھر امام حسنؑ کی طرف واپس ہو گی۔(تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی (اردو) ص ۱۹۲ نفیس اکیڈمی کراچی)**عاوية والأمر إلى الله فأرسل إليه الحسن يبذل له تسليم الأمر إليه على أن تكون له الخلافة من بعده۔**

یہ حقیقت ہے کہ جب کسی کا قتل پوشیدہ طور پر ہوتا ہے تو پہلے Beneficiary and Motive معلوم کیا جاتا ہے۔شرائط صلح سے یہ ثابت ہے اگر معاویہ مرجائے تو حکومت امام حسن کو واپس آجاتی۔اور یہ امکان میں تھا اس لئے کہ امام حسنؑ اسوقت صرف ۴۷ کے تھے انہیں زندہ رہنے کی توقع زیادہ تھی بنسبت معاویہ کے جو اس وقت ۶۷ سال کے تھے۔چنانچہ ذیل میں اہل سنت کے اکابر اور ''معتبر''علماء کے ''معتبر اور ثقہ'' کتابوں سے یہ ثابت ہے کہ قتل امام حسنؑ میں معاویہ کا بلاشک وشبہ ہاتھ تھا۔

وقال قتادة وأبو بكر بن حفص سم الحسن بن علي سمته امرأته جعدة بنت الأشعث بن قيس الكندي.وقالت طائفة كان ذلک منها بتدسيس معاوية إليها وما بذل لها من ذلک وكان لها ضرائر والله أعلم.وقد كانت أباحت له عائشة أن يدفن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتها وكان سألها ذلک في مرضه فلما مات منع من ذلک مروان بن أمية في خبر يطول ذكر۔ه الاستيعاب ج ۱ ص ۱۱۵ باب حنظلة

قتادہ اور ابو بکر بن حفص فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسنؑ کو زہر دیا گیا تھا، آپؑ کو آپ کی زوجہ جعدہ بنت الاشعث الکندی نے زہر دیا، محدثین کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ جعدہ نے آپ کو اس لئے زہر دیا کہ معاویہ نے اسے پوشیدہ طور سے کہا تھا کہ وہ امام حسنؑ کو زہر دے اور حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ و آلہ کے پاس دفن کرنے منع کیا تھا۔**الاستيعاب فى معرفة الاصحاب ابن عبد البر ج ۱ ص ۱۱۵۔**

جعدہ بنت اشعث کون تھی؟:اشعث بن قیس الکندی صحابی رسول سے تھا۔خلافت ابو بکر کے دور میں یہ مرتد ہو گیا تھا اور جب حضرت ابو بکر کی فوج نے اسے قید کر کے لے آئے تو اس نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ مجھے معاف کر دیں میں آپ کے لئے مفید ہوں گا۔آپ اپنی بہن ام فروہ بنت ابی قحافہ کا عقد مجھ سے کر دیں۔چنانچہ حضرت ابو بکر اپنی بہن ام فروہ کو

اشعث بن قیس کے عقد میں دیدیا۔ جس سے ایک جعدہ پیدا ہوئیں اور دوسرا محمد بن اشعث جو حضرت مسلم ابن عقیل کا قاتل تھا اور کربلا میں قاتلان امام حسینؑ میں سے تھا۔ اشعث بن قیس یہ وہی شخص ہے جس نے صفین میں معاویہ سے مل کر جب قران نیزوں پر بلند کئے گئے تھے جناب امیرؑ کے لشکر میں بغاوت کروادی تھی۔

اسلم مولیٰ عمر ابن خطاب کا قول ہے کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں اشعث بن قیس کی طرف جب کہ وہ زنجیروں میں بندھا ہوا تھا اور وہ **فعلت و فعلت** کہہ رہا تھا (یعنی میں نے ایسے کام کئے اور بھی کئے) اپنے جرائم کا اقرار خود کر رہا تھا۔ یہاں تک آخر کلام میں میں نے سُنا اشعث کہہ رہا تھا ابو بکر سے کہ : آپ مجھ کو باقی رکھئے اپنی جنگ کے لئے اور اپنی بہن کا مجھ سے نکاح کر دیجئے تو ابو بکر نے ایسا ہی کیا۔ ابو عمر کہتے ہیں ابو بکر کی بہن اُم فروہ بنت ابی قحافہ تھیں اور یہ ماں ہیں محمد بن اشعث کی۔

ازالۃ الخفاء، شاہ ولی اللہ محدث جلد سوم ص ۱۴۶

مسعودی اپنی کتاب مروج الذہب میں لکھتے ہیں: حضرت ابو بکر نے لوگوں سے خطاب کر کے کہا'' میں نے تین خطائیں کیں۔ ایک تو خطا یہ کہ میری زندگی میں فاطمہؑ بنت رسولؐ اللہ کا دروازہ توڑا گا دوسری یہ کہ میں نے فجاءۃ کو یا قتل کر دیا ہوتا، تیسری بات یہ کہ میں نے یوم سقیفہ کی ذمہ داری کو ایک ایسے شخص پر چھوڑ دی جو خود امیر تھا اور میں اس کا نائب تھا۔ (ترجمہ میں غلطی ہے اصل میں کہا تھا'' زندہ جلایا نہ ہوتا اور سقیفہ میں میں کسی کا نائب ہوتا'') ان کے علاوہ تین باتیں اور ہیں جن پر مجھ کو افسوس رہے گا۔ ایک بات تو یہ ہے کہ جب اشعث بن قیس کو قید کر کے سامنے لایا گیا تو میں نے فوراً بغاوت کے الزام میں اُس کی گردن مروادی ہوتی حالانکہ وہ بانی شر تھا۔''۔ مروج الذہب تاریخ مسعودی حصہ اول ص ۲۳۶ نفیس اکیڈمی کراچی

وذكر أن امرأته جَعْدة بنت الأشعث بن قيس الكندي سقته السم، وقد كان معاوية دسَّ إليها :إنک إن احتلْتِ في قتل الحسن وَجَّهت إليک بمائة ألف درهم، وزوَّجتک من يزيد، فكان ذلک الذي بعثها على سَمّه، فلما مات وَفَى لها معاوية بالمال، وأرسل إليها :إنا - نحب حياة يزيد، ولولا ذلک لوفينا لک بتزويجه۔ **مروج الذهب مسعودي ج ۱ ص ۳۴۶** باب ذكر الذي سمه۔ بات یہ ہے کہ حضرت امام حسنؑ کی بیوی جعدہ بنت الاشعث ابن ویس الکندی نے آپؑ کو زہر پلایا تھا اور معاویہ نے ہی اسکو اکسایا تھا اور اس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ: اگر تو کسی طرح سے حسنؑ کو ہلاک کر دے تو میں تجھ کو ایک لاکھ درہم دوں گا اور تیرا بیاہ یزید سے کر دوں گا۔ پس اسی بات پر اس عورت نے امام حسن کو زہر دیا۔ جب امام حسنؑ شھید ہو گئے تو معاویہ نے ایک لاکھ درہم تو دے دیا مگر بیاہ کے متعلق اس کو یہ پیغام بھیج دیا کہ ہم کو یزید کی زندگی پسند ہے اگر اس کے ساتھ تیری شادی ہو جائے گی تو تیرے ہاتھوں اُس کی جان بھی جا سکتی ہے۔ مروج الذہب تاریخ مسعودی حصہ دوم ص ۳۶۶ نفیس اکیڈمی کراچی

مورخ مسعودی کے بارے میں دور جدید کے مشہور محدث علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق کے دیباچہ میں صفحہ ۸ میں یوں لکھتے ہیں: امام المورخین ابوالحسن بنحسین المسعودی متوفی ۳۴۶ھ مطابق فوات الوفیات ابن شاکر فن تاریخ کا امام ہے۔ اسلام میں آج تک اس کے برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہیں ہو''۔

علامہ محمد بن شاکر ابن احمد اپنی کتاب فوات الوفیات الجزالثانی صفحہ ۴۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ ''علی بن حسین بن علی ابوالحسن مسعودی اولاد عبداللہ ابن مسعودؓ میں سے تھا۔ نہایت زبردست علامہ، مورخ اور بہت سے نادر علوم والا انسان تھا''۔

اور مولانا مودودی اپنی کتاب خلافت وملوکیت میں صفحہ ۳۱۰ میں مسعودی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''وہ بلاشبہ معتزلی تھا اور ثقہ تھا''۔ مشہور فرانسسی مستشرق اسکالیجر Scaliger نے علم التاریخ میں مسعودی کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا'' تاریخ نگاری میں اس کے نظریات حرف باحرف مستند اور صحیح ہیں۔ رہا عام تفصیلات کا معاملہ تو وہاں بھی اس کے خلوص سے انکار نہیں کیا جاسکتا، وہ سراپا خلوص تھا اور بہر حال مخلص''

جعل معاوية لجعدة بنت الأشعث امرأة الحسن مائة ألف حتى سمته، معاویہ نے حضرت امام حسنؑ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث کو ایک لاکھ دیا اور اس نے اسی لئے زہر دیا تھا۔ **ربیع الابرار زمخشري ج ۱ س ۴۳۸ باب الموت وما يتصل به من ذكر القبر**

وقد سمعت بعض من يقول :كان معاوية قد تلطف لبعض خدمه أن يسقيه سما. اور بعض یہ کہتے ہیں کہ معاویہ ہی نے آپ کو بعض خادموں کے ذریعہ امام حسنؑ کو زہر دلوایا۔ **تھذيب الكمال فی اسماء الرجال المزی ج۶ ص ۲۵۲ باب من اسماء الحسن؛ سير أعلام النبلاء ذهبی ج۴ ص ۳۷۷، تاريخ دمشق ابن عساكر ج۱۳ ص۳۱۸؛ البداية والنهاية ابن كثير ج۸ ص۳۳ باب الحسن ابن علی سن تسع واربعين (عربی)**؛ تاریخ ابن کثیر جلد ہشتم ۷۹ نفیس اکیڈمی کراچی

وتوفي الحسن من سم سقته زوجته جعدة بنت الأشعث، قيل فعلت ذلک بأمر معاوية، وقيل بأمر يزيد بن معاوية، ووعدها أنه يتزوجها إِن فعلت ذلک، فسقته السم وطالبت يزيد أن يتزوجها فأبى **المختصر في اخبار البشر ج ۱ ص ۱۲۷ باب اخبار معاوية بن ابي سفيان** امام حسنؑ نے زہر سے وفات جس کو اُن کی زوجہ جعدہ بنت اشعث نے معاویہ کے حکم پر دیا تھا بعض کہتے ہیں بحکم یزید دیا تھا۔

اور مزید اجلہ علماء اہل سنت نے جیسے **تذكرة خواص الامة لسبط ابن جوزی فقال معاوية سمی الحسن وازوجک الحسن۔**

علی ما نقل از علامہ ابوالحسن مدائنی؛ دس اليه معاوية سما علی يد جعدة بنت الا شعث؛ حسن السريرة از علامہ عبدالقادر

ابن محمد طبری (یہ محبّ طبری صاحب ریاض النضرۃ کے بھانجے تھے اور یہ اہل سنت کے نہایت ہی جید اور ''معتبر'' علماء سے ہیں؛ شواہد النبوۃ از ملا جامی: مشہور آنست کہ وی (یعنی حضرت امام حسنؓ) را خاتون وی جعدہ زہر دادہ بفر مودۃ معاویہ؛ مفتاح النجات از مرزا محمد معتمد لکھتے ہیں وقد جاء الخبر الی معاویة بموت الحسن بن علی رضی اللّٰہ عنهما فسجد شکر اللّٰہ تعالی وبان السرور فی وجه؛

قال ابن خلكان :لما مرض الحسن رضي الله تعالى عنه، كتب مروان بن امحثم إلى معاوية بذلک، فكتب إليه معاوية أن أقبل المطي إلي بخبر الحسن، فلما بلغ معاوية موته سبمع تكبيرة من الخضراء، فكبرأهل الشام لذلک التكبير، فقالت فاختة بنت قريظة لمعاوية :أقر الله غينک ما الذي كبرت لأجله؟ فقال :مات الحسن، فقالت أعلى موت ابن فاطمة تكبر .فقال :وا!لثه ما كبرت شماتة بموته، ولكن اسزاح قلبي ودخل عليه ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فقال له :يا ابن عباس هل تحري ما حمث في أهل بيتک؟ فقال :لا أثري ما حدث .إلا أني أراک مستبشرا وقد بلغني تكبيرک، فقال :مات الحسن فقال ابن عباس يرحم الله أبا محمد ثلاثا، والله يامعاوية لاتسد حفرته حفرتک، ولايزيد عمره في عمرک، ولئن كنا قد أصبنا بالحسن، فلقد أصبنا بإمام المتقين وخاتم النبيين، فجبر الله تلک الصدعة، وسكن تلک العبرة، وكان الله الخلف علينامن بعمه۔ ابن خلکان کہتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن زہر کہ وجہ سے بیمار ہوئے تو مروان نے معاویہ کو اُس کی خبر لکھ بھیجی اور معاویہ نے پوشیدہ طور پر مروان کو مسلسل خبر دینے کا حکم دیا۔ جب عبد اللہ ابن عباس معاویہ کے پاس آئے اور کہا میں مسجد میں تھا یک معاویہ کے قصر سے تکبیر بلند ہوئی اور اس کے ساتھ اوروں نے بھی تکبیر کہی۔ فاختة بنت قرظة ابن مرو ابن نوفل ابن عبد مناف نے اپنے جھروکے معاویہ سے پوچھا: خدا امیر المومنین کو خوش رکھے یہ کونسی خبر تھی جس کو سن کر آپ اس قدر مسرور ہیں، معاویہ نے جواب دیا خبر موت حسنؑ ابن علیؑ ہے، اس کو سن کر فاختۃ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر جی بھر روئی۔ پھر جب ابن عباسؓ معاویہ کے پاس آئے معاویہ نے کہا ابن عباس ! حسنؑ نے وفات پائی۔ تو ابن عباسؓ نے پوچھا کیا تو اسی لئے تکبیر بلند کی تھی؟۔

وكان الحسن رضى الله تعالى عنه قد سم، سمته إمرأته جعدة بنت الأشعث، فمكث شهرين يرفع من تحته في اليوم كذا وكذا مرة طست من، وكان رضي الله تعالى عنه يقول :سقيت السم مرارا ما أصابني فيها ما أصابني في هفة المرة -حياة الحيوان باب خلافة معاوية ج ۱ ص۵۵

مرض الحسن بن علي مرضه الذي مات فيه، فكتب عامل المدينة إلى معاوية يخبره بشكاية الحسن، فكتب إليه معاوية :إن استطعت ألا يمضى يوم يمر بي إلا يأتيني فيه خبره فافعل، فلم يزل يكتب إليه يحاله حتى توفى .فكتب إليه بذلک، فلما أتاه الخبر أظهر فرحا وسرورا، حتى سجد وسجد من كان معه، فبلغ ذلک عبد الله بن عباس،

الامامة السياسة امام ابي محمد دينوري ج ۱ ص ۲۲۹

ایساہی مضمون الامامۃ والسیاسۃ میں ہے مزید یہ کہ معاویہ نے موت کی خبر سُن کر سجدہ شکر کیا۔

جمرة اطفاها اللّٰہ: یہ معاویہ نے شہادت امام حسنؑ کے بعد کہا کہ اللہ نے ایک آگ کی چنگاری کو بجھادیا۔

النصائح الکافیہ محمد ابن عقیل ص ۱۲۳ ؛ تاریخ ابن عساکر ج ۶۸ ص ۹۳؛ سیر اعلام النبلاء ذہبی ج ۳ ص ۱۵۸؛ سنن ابی داؤد کتاب لباس ج ۲ ص ۲۷۵۔ لغات الحدیث مولانا وحید الزمان حرف ''ج'' ص ۸۸

وتوفي الحسن من سم سقته زوجته جعدة بنت الأشعث قيل فعلت ذلک بأمر معاوية وقيل بأمر يزيد بن معاوية ووعدها أنه يتزوجها إن فعلت ذلک فسقته السم وطالبت يزيد أن يتزوجها فأبى.

وكان الحسن قد أوصى أن يدفن عند جده رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما توفي أرادوا ذلک وكان على المدينة مروان بن الحكم من قبل معاوية فمنع من ذلک وكاد يقع بين بني أمية وبين بني هاشم بسبب ذلک فتنة فقالت عائشة رضي الله عنها : البيت بيتي ولا آذن أن يدفن فيه فدفن بالبقيع ولما بلغ معاوية موت الحسن خر ساجداً .

تاريخ أبي الفداء ج ۱ ص ۲۸۴ باب اخبار الحسن ابنه مختصر في اخبار البشر ابو الفداء أخبار معوية ج ۱ ص ۱۲۷

ترجمہ وہ ہی ہے جو پہلے مذکور ہو چکا ہے مزید اس میں یہ کہ جب امام حسنؑ کو اُن کی وصیت کے بنا پر روضہ رسول کے پاس لائے گئے تو حضرت عائشہ نے روک دیا کہ یہ مکان میرا مکان ہے اور اجازت نہ دینے پر جنت البقیع میں دفن کردیا گیا۔

فلما رأت عائشة السلاح والرجال، وخافت أن يعظم الشر بينهم وتسفک الدماء قالت :البيت بيتي ولا آذن أن يدفن فيه أحد.وقال محمد بن علي لأخيه :يا أخي إنه لو أوصى أن يدفن لدفناه أو نموت قبل ذلک، ولكنه قد استثنى فقال: إلا أن تخافوا الشر، فأي شر أشد مما ترى ؟ فدفن بالبقيع إلى جنب أمه **۔انساب الاشراف- بلازری ۔باب وفاة الحسن ج ۱ ص.۳۸۹۔** حضرت عائشہ اسلاح اور لوگوں کے ساتھ وارد ہوئیں دفن امام حسنؑ کو اُن کے جد ﷺ و آلہ کے پاس دفن کرنے سے یہ کہہ کر روک دیا کہ یہ میرا مکان ہے۔

حضرت عائشہ کا یہ دعوی غلط تھا اس لئے کے امام حسن بچپن سے اُسی گھر میں اپنے نانا کے ساتھ گذارے تھے، اگر انہیں یہ معلوم رہتا کہ یہ مکان حضرت عائشہ کا ہے تو وہ کبھی بھی اپنے دفن کے لئے وصیت نہ کرتے اور نہ امام حسینؑ دفن کے لئے لے آتے۔ آل محمد علیہما السلام ہمیشہ دیتے رہے ہیں کسی کا لیا نہیں۔ دلیل یہ ہے کہ جب امام حسینؑ وارد کربلا ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے زمین کربلا کو اُن کے مالکوں سے خرید لیا اور اُنہیں دوبارہ ہبہ کردیا۔امام حسینؑ نہیں چاہتے تھے کے وہ غیر کی زمین میں دفن ہوں۔

لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ،